تحفظ حرمین شریفین

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

ہم میں ایسے لوگوں کی ابھی اتنی بڑی تعداد موجود ہے کہ خاکِ پاک حجاز اور حرمین شریفین مکہ و مدینہ کے ایک ایک ذرہ اور ایک ایک انچ پر اپنا اور اپنی اولادوں کا خون نچھاور کر کے ان کے تقدس کو برقرار رکھنے پر تیار ہیں اور ہم خود یہ سعادتِ کبریٰ حاصل کرنے والوں کی صف اول میں ہونے کا عزم و عہد کئے ہیں۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ امریکی استعمار اور صہیونی اشرار لیبیا، عراق، فلسطین اور شام کی بربادی سے فارغ ہو کر اپنے آخری ہدف ارض حجاز کی تباہی کیلئے منصوبہ سازی کر چکے ہیں جس کی ابتدا سعودی عرب میں دہشت گردی کے واقعات سے ہو چکی ہے۔

ہم قرآن مجید کی سورہ الفیل کی شان نزول کا بیان بخیال سعی تحصیل حاصل ترک کرتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اس سے پوری طرح آگاہ ہے۔ البتہ روئے زمین پر آباد ملتِ ابراہیمی کے فرزندان توحید کے سامنے اس پس منظر پر اپنا ایک تبصرہ ضرور رکھنا چاہتے ہیں۔ لشکر ابابیل، بیت اللہ شریف کے تحفظ اور دفاع کیلئے اس وقت بھیجا گیا تھا جب مکہ مکرمہ سمیت پورے جزیرہ نمائے عرب اور عالم عجم میں مسلمان کا وجود نا پید ہو چکا تھا۔ مکہ مکرمہ مشرکین کا گھر اور بیت اللہ شریف تین سو ساٹھ بتوں کے ساتھ سومنات سے بڑا صنم کدہ بن چکا تھا تو ایسے میں کون ہوتا جو اس مقدس گھر کیلئے ابرھہ کے لشکر فیلاں سے ٹکراتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت کا انتظام خود کیا۔ مگر جب یہود نے قبلہ اول پر قبضہ کیا تو یہ لشکر نہ آیا اور اردن کے ہاشمی حکمران مسلمان بادشاہ شاہ حسین سے مسجد اقصیٰ چھین لی گئی۔

تھوڑا آگے چلئے۔ یہود بحکم قرآن ملعون و مغضوب ہیں۔ غربت یعنی غریب الدیاری، ذلت اور مسکنت ان پر مسلط کر دی گئی۔ ان کا ہمیشہ ذمی ہو کر رہنا اور کبھی اپنی خود مختار سلطنت نہ قائم کر سکنا قرآن میں مذکور ہے تو پھر یہ کیسے ہو گیا کہ اسرائیل میں ان کی خود مختار مملکت قائم ہوئی اور قبلہ اول مسلمانوں سے انہوں نے چھین لیا۔ فلسطینی صحرائے سینا میں تیہ گردی کر رہے ہیں اور یہودی جب چاہتے ہیں انہیں اس طرح مار رہے ہیں جس طرح شکاری کتے، خرگوشوں کو جھاڑیوں میں۔ ہم اس کا جواب بھی دیں گے اور ثابت کریں گے کہ قرآن کی

پیشین گوئیاں آج بھی صداقت سے لبریز ہیں۔

ذرا توجہ فرمائیے۔ نبیکریم ﷺ اور اصحاب نبی رضی اللہ عنہم کی شعب ابوطالب میں آہ و بکا پہاڑوں اور چٹانوں سے ٹکراتی تو وہ تھرا اٹھتے۔ اس جان کاہ آزمائش اور ابتلا سے خلاصی کی فریادیں پایۂ عرش اعظم کو ہلا دیتی ہیں مگر خلاصی کی کوئی صورت نہ بنتی اور نکتہ سمجھئے کہ اسی نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی مدد کیلئے جنگ بدر میں ملائکہ کے لشکر اتر آئے۔ دوسرا نکتہ یہ سمجھئے کہ جب حکم پیغمبر کی تفہیم میں میدانِ احد کے درہ پر متعین صحابہؓ سے اجتہادی غلطی سرزد ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے، چہرہ اقدس پر جراحت آئی اور جیتی ہوئی جنگ شکست میں تبدیل کر دی گئی۔ آخر کیوں؟ صرف اس لیے کہ حکم پیغمبر ﷺ سے انحراف کیا گیا۔ یہاں یہ ضرور سوچئے کہ ہم دن رات میں پیغمبر ﷺ کے کتنے حکم توڑتے ہیں۔

اپنے وطن مالوف سے محبت ایک ضرب المثل ہے۔ مکہ کی گلیوں کی محبت نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں یکساں تھی۔ اپنے گھر بار اور اموال سے پیار کسے نہیں ہوتا اور پھر سب سے بڑھ کر بیت اللہ شریف سے محبت کا اپنا ایک نرالا احساس تھا۔ مکی زندگی کے شدائد جب حد سے بڑھے اور تبلیغ کے سارے امکانات معدوم ہو گئے اور اشرارِ مکہ کا نبی کریم ﷺ کے قتل پر ایکا ہو گیا تو حکم ہجرت دیا گیا کیا یہ موقع مناسب نہ تھا کہ اپنے ان پیارے بندوں کی نصرت کیلئے اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرما دیتا۔ لیکن نہیں، آخر کیوں؟ صرف اس لیے کہ سمجھو اب لشکر ابابیل کے ذریعے نہیں بلکہ جہاد کے ذریعے مکہ کی حکومت تم کو ملے گی پھر پسماندگان ہجرت جو مکہ میں بسبب اپنی معذوری اور کمزوری کے رہ گئے تھے۔ ان کی کیا کیفیت تھی۔ شمع رسالت کے یہ پروانے، شمع کے اوجھل ہو جانے کے بعد، کس شمع کے گرد طواف کرتے۔ کس کے رخ انوار کا دیدار، شدائد و مصائب کی آندھی میں ان کیلئے ڈھارس کا ذریعہ بنتا۔ ان کے بچوں اور بوڑھوں کی فریاد عرش اعظم سے ٹکرائی اور اس کی صدائے بازگشت وحی بن کر قرآن میں سنائی دی۔ اس آیہ کریمہ کو پڑھیں اور غور کریں کہ آخر اللہ رحمٰن و رحیم نے ان پاکباز صحابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے صغیر سن بچوں کیلئے کوئی سبیل کیوں نہ نکالی اور سب مسائل کا حل جہاد کی نوک تلوار میں رکھ دیا گیا؟

کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں، چھوٹے چھوٹے بچوں کی آزادی کی خاطر جہاد نہ کرو؟ جو یہ کہہ رہے "اے اللہ! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں چھٹکارا دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی مقرر کر دے اور ہمیں خاص اپنی جناب پاک سے کوئی مددگار عطا فرما۔" یہ مضمون پڑھیں اور سمجھیں کہ بحیثیت مسلمان غلام مسلمان اقوام کی آزادی اور اپنے مقامات مقدسہ حرم کعبہ اور مسجد نبوی شریف کا تحفظ خود کرنا ہے، یہ

کام اب لشکر ابابیل نہیں کرے گا۔ ہاں تم میدان جہاد میں قدم رکھو تو نصرت الٰہیہ فرشتوں کی فوج کی شکل میں آج بھی تمہارے ساتھ شامل ہوگی یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ جہاد ریاست کرے گی نہ کہ افراد کے بے قاعدہ مسلح جتھے۔ تحفظ حرمین شریفین مسلمانانِ عالم کا اجتماعی دینی فریضہ ہے اور اس جہاد کیلئے تمام اسلامی ممالک کو مل کر ایک ایسی فوج قائم کرنا ہوگی جو بوقت ضرورت میدان جہاد میں اترے گی۔

بس انہی سوالات کے قطعی جواب پر ہمارا تبصرہ ختم ہوتا ہے کہ اب مسجد اقصیٰ حرمین مکہ و مدینہ کا تحفظ اور اسلام کی عظمت کی بقا کی ذمہ داری مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ اللہ نے یہ ذمہ داری اس وقت نبھائی تھی جب کرۂ ارض وجود مسلم سے خالی تھا۔ ہاں قرآن کی یقین دہانی اور بشارت مسلمانانِ عالم کیلئے قرآن مجید میں موجود ہے ﴿و لا تھنوا و لا تحزنوا و انتمُ الاعلون ان کنتم مؤمنین﴾[آل عمران:۱۳۹] ''نہ ہمت ہارو، نہ غم کھاؤ، تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم مؤمن بن کر رہو گے۔''

پھر یہ نصیحت بھی دے دی گئی کہ ﴿وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ﴾ ''آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔'' رہی اسرائیل کی خودمختار صہیونی حکومت تو یہ آج بھی ذی حکومت ہے۔ یہ امریکہ کی ضمانت پر کھڑی ہے۔ امریکہ اس کے سر سے آج ہاتھ اٹھالے تو کل تک عرب ممالک اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔

اگر ہماری یہی حالت رہی۔ ہم فرقوں اور خانوں میں بٹے رہے۔ نمازوں کے تارک رہے۔ زکوٰۃ سے منحرف رہے۔ سود کھانے پر مصر رہے بلکہ اس کی مطلق حرمت کو شیطانی حیلے حوالوں سے حلت میں بدلتے رہے تو یاد رکھیں اب حرمین شریفین کی حفاظت کیلئے لشکر ابابیل نہ آئے گا۔ تمہارے لشکر ابابیل جن کی وال چاکنگ تم چندہ بٹورنے کیلئے کرتے ہو، اور وہ لشکر جو تم چرم قربانی جمع کرنے کیلئے بناتے ہو، اڑ کر ہرگز وہاں نہیں پہنچیں گے جہاں یہ مقاماتِ مقدسہ واقع ہیں۔ تمہارا وجود انہی حرمین کے تحفظ اور بقا کی وجہ سے ہے، جب یہ نہ رہے تو قانونِ الٰہیہ اپنی زمین کو تمہارے وجود کے بوجھ سے آزاد کر دے گا۔ اقبال کے شعر پر ہم اپنے تبصرہ کو ختم کرتے ہیں۔ ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار

آؤ مؤمن بنو، امت واحدہ بنو۔ فرقوں کی نحوستوں سے جان چھڑاؤ۔ میدان جہاد میں خم ٹھونک کر اترو تو تمہاری نصرت کو ملائکہ بھی اتریں گے اور تمہارے کندھے سے کندھا ملا کر حرمین شریفین کا تحفظ کریں گے۔